از عدالتِ عظمیٰ

نیشنل کونسل فار سیمنٹ اور بیلڈنگ میٹیریلز

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 15 فروری، 1996

[کلدیپ سنگھ اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

لیبر قانون:

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947: دفعات 10(4)، 2(j)، (k) اور (z)۔

صنعتی تنازعہ - حوالہ جات - ابتدائی اور اہم مسائل - کے تعین کا طریقہ کار - ابتدائی مسئلہ - یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ آیا سرگرمیاں "صنعت" تشکیل دیتی ہیں - عدالتی فیصلے میں تاخیر کے لیے اخذ کیا گیا - قرار پایا کہ: انڈسٹریل ٹریبونل نے اصل مسئلے کے ساتھ ساتھ اس کی سماعت کرنے کا فیصلہ کیا - عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے اس طرح کے عبوری حکم میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مداخلت کرنے سے بھی صحیح طور پر انکار کر دیا - آئین ہند، آرٹیکل 226 — انڈسٹریل ایمپلائمنٹ (احکامِ رواں) ایکٹ، 1946

انڈسٹریل ٹریبونل - عمل اور طریقہ کار - کے ساتھ مداخلت کا دائرہ کار۔

اپیل کنندہ - سوسائٹی کے ملازمین کی ایک انجمن نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں اپیل کنندہ کو انڈسٹریل ایمپلائمنٹ (احکامِ رواں) ایکٹ، 1946 کے تحت بنائے گئے اپنے تصدیق شدہ احکامِ رواں رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ رٹ پٹیشن کی اپیل گزار نے اس بنیاد پر مخالفت کی کہ یہ کوئی "صنعت" نہیں ہے اور اس لیے وہ اپنے مصدقہ احکامِ رواں دینے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق، یہ تنازعہ کہ آیا اپیل کنندہ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 2(j) کے معنی میں ایک "صنعت" تھا، ریاست کی طرف سے انڈسٹریل ٹریبونل کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بھیجا گیا تھا۔ فریقین کی رضامندی سے، انڈسٹریل ٹریبونل نے ایک اضافی مسئلہ تیار کیا کہ آیا حوالہ قانون میں غلط تھا۔ اصل میں اس مسئلے کا فیصلہ ابتدائی مسئلے کے طور پر کیا جانا تھا لیکن اس کے بعد کے حکم سے ٹریبونل نے ہدایت کی کہ اس مسئلے کے ساتھ ساتھ دیگر مسائل پر بھی مل کر غور کیا جائے گا۔ اپیل کنندہ نے مذکورہ حکم کو عدالت عالیہ میں چیلنج کیا اور اپیل کو خارج کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ کے فیصلے سے نالاں ہو کر اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.1. عام طور پر، جب بھی صنعتی ٹریبونل اسٹیبلشمنٹ، کے سامنے کوئی حوالہ آتا ہے، کارروائی میں تاخیر کرنے کے لیے، یہ تنازعہ اٹھاتا ہے کہ آیا یہ "صنعت" ہے جیسا کہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 2(j) میں بیان کیا گیا ہے؛ یا آیا عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے اس کے پاس بھیجا گیا تنازعہ ایکٹ کی دفعہ 2(k) کے دائرہ کار میں ایک "صنعتی تنازعہ" ہے، اور یہ بھی کہ آیا ملازمین ایکٹ کی دفعہ 2(z) کے معنی میں "مزدور" ہیں۔ ایک درخواست کی جاتی ہے کہ ان سوالات کا تعین ابتدائی مسائل کے طور پر کیا جا سکے تاکہ اگر ان سوالات پر عدالتی فیصلہ مثبت ہو تو ٹریبونل اہلیت کی بنیاد پر حقیقی تنازعہ سے نمٹنے کے لیے آگے بڑھ سکے۔ اپیل کنندہ اس سے مستثنیٰ نہیں ہے اور اس نے وہی سوال بھی اٹھایا ہے جس نے اس صنعتی قانونی چارہ جوئی کو، جو ابھی ابتدائی حالت میں ہے، اس عدالت میں لایا ہے۔

1.2. ٹریبونل نے بعد میں کارروائی کے بعد کے مرحلے میں قابلیت پر دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ اس معاملے کی سماعت کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ اس مرحلے پر تھا کہ اپیل گزار نے اس شکایت کے ساتھ عدالت عالیہ سے رجوع کیا تھا کہ انڈسٹریل ٹریبونل، جس نے ایک بار اس معاملے کو ابتدائی مسئلے کے طور پر سننے کا فیصلہ کیا تھا، اپنا ذہن تبدیل نہیں کر سکا اور اس معاملے کو دیگر مسائل کے ساتھ قابلیت پر سننے کا فیصلہ کیا۔ عدالت عالیہ نے عبوری مرحلے پر انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے زیر التواء کارروائی میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا اور آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر درخواست کو خارج کر دیا۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ مکمل طور پر اس عدالت کے مختلف فیصلوں میں مقرر کردہ قانون کے مطابق ہے۔

بنگلور واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ بنام اے راجپا و دیگراں، [1978] 3 ایس سی آر 207، حوالہ دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کوپر انجینئرنگ لمیٹڈ بنام پی پی منڈے، [1976] 1 ایس سی آر 361؛ ایس کے ورما بنام مہیش چندر، [1983] 3 ایس سی آر 799؛ ڈی پی مہیشوری بنام دہلی انتظامیہ، [1983] 3 ایس سی آر 949 اور ورک مین بنام ہندوستان لیور لمیٹڈ، [1985] 1 ایس سی آر 641، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3519، سال 1996۔

سی ڈبلیو پی نمبر 14201، سال 1995 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے کے سیکری اور مس مدھو سیکری۔

عدالت کا فیصلہ ایس صغیر احمد، جسٹس کے ذریعے سنایا گیا

اجازت دی گئی۔

2. بنگلور واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ بنام اے راجپا و دیگران، (1978) 1 لیبر لاء جرنل 349 [1978] 3 ایس سی آر 207 میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد جس میں لفظ "انڈسٹری" کی ایک جامع تعریف دینے کی کوشش کی گئی تھی جس کے بعد انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ میں قانون سازی کی تبدیلیاں کی گئیں، یہ سوچا گیا کہ انتظامیہ یا ادارے صنعتی حوالوں میں ابتدائی مسائل اٹھانے کی اپنی پرانی عادت کو ترک کر دیں گے کہ "کیا وہ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کے معنی میں 'انڈسٹری' ہیں یا نہیں"، لیکن سیموئل جانسن کا مشاہدہ کہ "دیوانی تنازعات کے زیادہ تر اصولوں میں سے ایک ہے"۔ قانون یہ ہے کہ تعریفیں خطرناک ہیں "اب بھی سچ ہے اور یہ سوال ٹریبونل کے سامنے تقریباً ہر معاملے میں اٹھایا جاتا رہتا ہے۔

3. اپیل کنندہ اس سے مستثنیٰ نہیں ہے اور اس نے وہی سوال بھی اٹھایا ہے جس نے اس صنعتی قانونی چارہ جوئی کو، جو ابھی ابتدائی حالت میں ہے، اس عدالت میں لایا ہے۔

4. اپیل کنندہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ، 1960 کے تحت تصدیق شدہ ایک سوسائٹی ہے اور مدعا علیہ نمبر 3 اس کے ملازمین کی ایک انجمن ہے۔ پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ میں دائر رٹ پٹیشن نمبر 12525، سال 1991 میں، مدعا علیہ نمبر 3 نے اس ہدایت کے لیے درخواست کی کہ اپیل کنندہ کے پاس، دیگر صنعتی اداروں کی طرح، انڈسٹریل ایمپلائمنٹ (احکامِ رواں) ایکٹ، 1946 کے تحت بنائے گئے اپنے تصدیق شدہ احکامِ رواں ہونے چاہئیں۔ رٹ پٹیشن کی اپیل گزار نے اس بنیاد پر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مخالفت کی کہ یہ صنعتی تنازعات ایکٹ کے معنی میں "صنعت" نہیں ہے اور اس لیے اس کے لیے صنعتی روزگار (احکامِ رواں) ایکٹ، 1946 کے تحت اپنے تصدیق شدہ احکامِ رواں بنانے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے 24 مارچ 1992 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے ریاست ہریانہ کو فریقین کے درمیان تنازعہ کو انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیجنے کی ہدایت کی اور اس بنیاد پر عمل کرتے ہوئے ریاست ہریانہ نے انڈسٹریل ٹریبونل کو درج ذیل حوالہ دیا:-

"کیا ادارہ " نیشنل کونسل فار سیمنٹ اور بیلڈنگ میٹیریلز M-10, SOUTH " EXTENSION-II, RING ROAD, NEW DELHI، صنعتی تنازعات ایکٹ میں دی گئی اصطلاح "صنعت" کی تعریف کے دائرے میں آتا ہے"۔

5. اپیل کنندہ پہلے ہی پیش ہو چکا ہے اور ٹریبونل کے سامنے ایک جواب دعویٰ دائر کر چکا ہے جس میں اس نے کچھ عزرات ابتدائی اٹھائے ہیں جن میں یہ اعتراض بھی شامل ہے کہ یہ "صنعت" نہیں تھی اور اس کے نتیجے میں صنعتی ٹریبونل کو کوئی حوالہ نہیں دیا جا سکا۔

6. 10 مئی 1994 کو انڈسٹریل ٹریبونل نے درج ذیل احکامات جاری کیے:-

" دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ مندرجہ ذیل اضافی تنقیہ کو وضع کیا جائے اور ابتدائی تنقیہ کے طور پر فیصلہ کیا جائے:

(a) آیا حوالہ قانون کے لحاظ سے خراب ہے؟

بذمعہ منیجمنٹ"

اس تنقیہ میں ثبوت اور دلائل کے لیے 26.7.94 پر آنا۔"

7. تاہم انڈسٹریل ٹریبونل نے 22 اگست 1995 کے اپنے حکم نامے میں ہدایت دی کہ ابتدائی مسئلے کے ساتھ ساتھ دیگر مسائل پر بھی ایک ساتھ غور کیا جائے گا۔ اس کا حکم حسب ذیل ہے:-

" حلف نامے داخل نہیں کیے جاتے ہیں۔ 27.7.95 پر پیش کی گئی درخواست کا جواب فریقین کے لیے آرز کو تفصیل سے سننے کے بعد دائر کیا جاتا ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ ان چیزوں کے عین مطابق ہو گا جو فریقین اپنے حریف تنازعات کی حمایت میں اپنے حلف نامے داخل

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرتے ہیں۔ابتدائی مسائل کے ساتھ ساتھ دیگر اہم مسائل پر بعد میں غور کیا جا سکتا ہے۔حلف نامے داخل کرنے کے لیے 26.9.95 پر آنا۔"

8. اپیل کنندہ نے مذکورہ حکم کو سی ڈبلیو نمبر 14201، سال 1995 میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ میں چیلنج کیا لیکن اسے 22 اکتوبر 1995 کو خارج کر دیا گیا۔اپیل کنندہ اب اپیل میں آیا ہے۔

9. صنعتی ٹریبونل کو تنازعہ کا حوالہ ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت دیا جاتا ہے۔دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (4) درج ذیل فراہم کرتی ہے:-

"(4) جہاں کسی صنعتی تنازعہ کو اس دفعہ کے تحت 'لیبر کورٹ، ٹریبونل یا نیشنل ٹریبونل'(h) کو بھیجنے کے حکم میں یا اس کے بعد کے حکم میں، مناسب حکومت نے عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے تنازعات کے نکات متعین کیے ہیں، لیبر کورٹ یا ٹریبونل یا نیشنل ٹریبونل، جیسا بھی معاملہ ہو،'(i) اپنے فیصلے کو ان نکات اور اس سے متعلقہ معاملات تک محدود رکھے گا'(j)۔

10. یہ ذیلی دفعہ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عدالتی ٹریبونلوں کے دائرہ اختیار کی حد حوالہ کی ترتیب میں بیان کردہ نکات یا اس سے متعلقہ معاملات تک محدود ہے۔وہ معاملات جو حوالہ سے اتفاقی ہیں، بعض اوقات اہم تناسب اختیار کر سکتے ہیں اور ان سوالات سے متعلق ہو سکتے ہیں جو ٹریبونل کے دائرہ اختیار کی جڑ تک جاتے ہیں، مثال کے طور پر، آجر کی سرگرمی کی نوعیت سے متعلق سوال کہ آیا یہ ایک صنعت ہے یا نہیں، جیسا کہ فوری معاملے میں کیا گیا ہے۔یہ اس سوال کے تعین پر ہے کہ حوالہ پر فیصلہ سنانے کا ٹریبونل کا دائرہ اختیار ہے۔

11. عام طور پر، جب بھی صنعتی ٹریبونل، اسٹیبلشمنٹ کے سامنے کوئی حوالہ آتا ہے، کارروائی میں تاخیر کرنے کے لیے، یہ تنازعہ اٹھاتا ہے کہ آیا یہ ایک "صنعت" ہے جیسا کہ دفعہ 2(j) میں بیان کیا گیا ہے؛ یا آیا عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے اس کے پاس بھیجا گیا تنازعہ دفعہ 2(k) کے دائرہ کار میں ایک "صنعتی تنازعہ" ہے اور یہ بھی کہ آیا ملازمین دفعہ 2(z) کے معنی میں "مزدور" ہیں۔ایک درخواست کی جاتی ہے کہ ان سوالات کا تعین ابتدائی مسائل کے طور پر کیا جا سکے تاکہ اگر ان سوالات پر فیصلہ مثبت ہو تو ٹریبونل اہلیت کی بنیاد پر حقیقی تنازعہ سے نمٹنے کے لیے آگے بڑھ سکے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

12. تاہم، ہم اس طرح کے ابتدائی مسائل سے پیدا ہونے والی سنگین صورتحال پر آنکھیں بند نہیں کر سکتے جو حل ہونے میں طویل سال لگتے ہیں کیونکہ ابتدائی مسئلے پر ٹریبونل کے فیصلے کو فوری طور پر عدالت عالیہ سمیت کسی نہ کسی فورم میں چیلنج کیا جاتا ہے اور حوالہ میں کارروائی روک دی جاتی ہے جو ابتدائی مسئلے سے متعلق معاملے کے نمٹائے جانے تک غیر فعال رہتی ہے۔

13. کوپر انجینئرنگ لمیٹڈ بنام پی پی منڈے، (1975) 2 لیبر لاء جرنل 379 = [1976] 1 ایس سی آر 361 میں اس عدالت نے حقیقی تنازعہ کے فیصلے میں غیر ضروری تاخیر کو روکنے کے لیے مشاہدہ کیا کہ انڈسٹریل ٹریبونلوں کو ابتدائی مسائل کے ساتھ ساتھ قابلیت پر اہم مسائل کا بھی ایک ساتھ عدالتی فیصلہ کرنا چاہیے تاکہ باہمی مرحلے پر مزید قانونی چارہ جوئی نہ ہو۔ مزید مشاہدہ کیا گیا کہ عدالت عالیہ کے سامنے ابتدائی معاملے پر ٹریبونل کے عدالتی فیصلہ پر سوال اٹھاتے ہوئے ٹریبونل کو بھیجے گئے تنازعہ کے حتمی عدالتی فیصلہ کو روکنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

14. ایک بار پھر ایس کے ورما بنام مہیش چندر، (1983) لیبر اینڈ انڈسٹریل کیسز 1483 = [1983] 3 ایس سی آر 799 میں، اس عدالت نے آجر کے کہنے پر اہلیت پر عدالتی فیصلہ سنانے کے مقصد کو تاخیر اور شکست دینے کے لیے فضول عزرات ابتدائی اٹھانے کے عمل کو سختی سے خارج کر دیا۔

15. ڈی پی مہیشوری بنام دہلی انتظامیہ، (1983) لیبر اینڈ انڈسٹریل کیسز 1629 = [1983] 3 ایس سی آر 949 میں، اس عدالت نے او چنپا ریڈی، جسٹس کے بذریعے بات کرتے ہوئے مشاہدہ کیا کہ ابتدائی مسئلے کا عدالتی فیصلہ کرنے کی پالیسی کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ "صنعتی تنازعات کے فیصلے میں غیر ضروری تاخیر کے لیے غیر صحت بخش اور ناجائز طریقوں کا سہارا لیا گیا جس کے حل کے لیے ایک غیر رسمی فورم اور سادہ طریقہ کار وضع کیا گیا تھا جس کا واضح مقصد انہیں سول عدالتوں کے تاخیر کے طریقوں سے دور رکھنا تھا۔" عدالت نے مشاہدہ کیا کہ تمام مسائل چاہے وہ ابتدائی ہوں یا دوسری صورت میں، ایک ساتھ طے کیے جانے چاہئیں تاکہ عبوری مرحلے پر کسی بھی قانونی چارہ جوئی کے امکان کو خارج کیا جا سکے۔ اسی اثر کے لیے ہندوستان لیور لمیٹڈ بنام ہندوستان لیور لمیٹڈ، (1984) لیبر اینڈ انڈسٹریل کیسز 1573 = [1985] 1 ایس سی آر 641 کے ذریعہ ملازم کارکنوں کا فیصلہ ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

16. فوری مقدمے کے حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ نے ابتدائی تنازعہ اٹھانے کے پرانے ہتھکنڈوں کو اپنایا تاکہ اہلیت کی بنیاد پر صنعتی تنازعہ کے عدالتی فیصلہ کو طول دیا جا سکے۔ اس نے یہ سوال اٹھایا کہ کیا اس کی سرگرمیاں صنعتی تنازعات ایکٹ کے معنی میں ایک 'صنعت' تشکیل دیتی ہیں اور اس سوال پر ابتدائی مسئلہ تیار کرنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ٹربیونل ٹھیک تھا۔ اس نے پہلے ایک حکم منظور کیا کہ اس کی سماعت ابتدائی مسئلے کے طور پر کی جائے گی، لیکن بعد میں، ذہن کی تبدیلی سے، اور ہم ٹھیک سمجھتے ہیں، اس نے کارروائی کے بعد کے مرحلے میں قابلیت پر دیگر مسائل کے ساتھ اس معاملے کی سماعت کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ اس مرحلے پر تھا کہ اپیل گزار نے اس شکایت کے ساتھ عدالت عالیہ سے رجوع کیا کہ انڈسٹریل ٹربیونل، جس نے ایک بار اس معاملے کو ابتدائی مسئلے کے طور پر سننے کا فیصلہ کیا تھا، اپنا ذہن تبدیل نہیں کر سکا اور اس معاملے کو دیگر مسائل کے ساتھ قابلیت پر سننے کا فیصلہ کیا۔ عدالت عالیہ نے عبوری مرحلے پر انڈسٹریل ٹربیونل کے سامنے زیر التواء کارروائی میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا اور آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر درخواست کو خارج کر دیا۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ مکمل طور پر اس عدالت کے ذریعے مذکورہ بالا اپنے مختلف فیصلوں میں طے شدہ قانون کے مطابق ہے اور ہمیں عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم میں مداخلت کرنے کا کوئی موقع نظر نہیں آتا۔ اپیل کو خارج کر دیا جاتا ہے، لیکن اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document